الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

عالم کشف ومشاہدہ اور رویاء میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایتِ حدیث اور اکتساب فیض کے موضوع پر منفرد کتاب

تصنیف لطیف

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق وترجمہ

سید محمد فاروق القادری

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مقدمہ

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، جس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اس قدر بلند فرمائی کہ جو بھی خواب میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوا، اس نے بلاشبہ آپ ہی کو دیکھا۔ اس نے شیطان کو سرے سے طاقت ہی نہیں دی کہ وہ خواب میں آپ کی شکل اختیار کر سکے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد لاشریک ہے، اسی طرح میں شہادت دیتا ہوں کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے عبد خاص اور رسول ہیں اور شفاعت کبریٰ کا منصب صرف آپ ہی کے لیے مخصوص ہے، درود وسلام نازل ہوں آپ کی ذات اقدس پر اور آپ کے آل اور اصحاب پر جو ہدایت کے ستارے اور پرہیزگاری کے رہنما ہیں۔

کمترین خلائق احمد جو ولی اللہ بن عبدالرحیم العمری الدہلوی کے نام سے مشہور ہے، عرض کرتا ہے کہ احادیث مبارکہ میں سے یہ چالیس حدیثیں ہیں جو عالم خواب میں یا آپ کی روح مبارک کے مشاہدے کی حالت میں آپ سے روایت کی گئی ہیں، میں نے انہیں اس رسالے میں جمع کر دیا ہے۔ ان میں سے کچھ حدیثیں ایسی ہیں جنہیں کسی واسطے کے بغیر براہ راست ذات اقدس سے میں نے اخذ کیا ہے۔ اور بعض احادیث ایسی ہیں کہ آپ کی روایت میں میرے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان دو یا تین واسطے ہیں۔ میں نے اس کا نام الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم تجویز کیا ہے۔

☆☆☆

(۱) مثالی صورتیں:

میں نے خواب میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی کہ میں آپ کے حضور
ضر ہوں اور سامنے بیٹھا ہوں۔ آپ ٹھوڑی مبارک سینہ اقدس پر رکھے مراقبہ کی کیفیت میں
ں، اس وقت آپ کی تین مثالی صورتیں مجھ پر ظاہر ہوئیں، پہلی مثالی صورت جسم مخروطی ہے
ں میں جسم کے دونوں حصے (اوپر نیچے والے) کھلے (چوڑے) تھے، مگر اوپر والا حصہ نیچے
لے کے مقابلے میں زیادہ چوڑا نظر آیا دوسری مثالی صورت جسم مدور کی تھی گویا کسی سخت چیز
ں لکڑی گڑی ہوئی ہو تیسری مثالی صورت عود (لکڑی) کی تھی جو زمین میں گڑی ہوئی تھی اس
ڑی پر کسی ٹھوس چیز کی مانند جسم مبارک کی شبیہ تھی۔

اس کے بعد مجھ پر آشکارا ہوا کہ پہلی صورت آپ کی نسبت مبارکہ کی تمثیل ہے، یہ نسبت سفلی
سمانی مراتب اور بلند روحانی مدارج دونوں کی جامع ہے۔ دوسری صورت ان سالکین راہ کی
بت کی تصویر ہے جن کی نسبت کے لیے صرف اسفل کے قریب قریب کشادگی ہے اور تیسری
ورت میں ان مجذوبوں کی نسبت کا اظہار ہے جن کی نسبت کو اعلیٰ کے قرب میں لگاؤ ہے۔

جونہی میں نے ان تینوں صورتوں کے مفہوم اور مراد کو سمجھ لیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
ر اٹھا کر تبسم فرمایا اور بیعت لینے کے لئے ہاتھ بڑھائے، میں آگے بڑھا، یہاں تک کہ میرے
انو آپ کے زانوئے مبارک سے مل گئے۔ آپ نے مصافحہ فرمایا اور دوبارہ ٹھوڑی مبارک
ینہ اقدس پر رکھ کر مراقبہ میں چلے گئے اور آنکھیں بند فرمالیں۔ میں نے بھی آپ کی اتباع میں
نی ٹھوڑی سینہ پر رکھی اور آنکھیں بند کرلیں۔ اس دوران میرے دل میں وہ تمام نسبتیں ظاہر
وگئیں جنہیں میں پہلے سمجھ چکا تھا۔

(۲) چادر مبارک:

ایک دفعہ کھمبائت کے شہر میں عصر کی نماز کے بعد مراقبہ کی کیفیت میں تھا کہ آپ کی روح
مبارک جلوہ گر ہوئی اور مجھے چادر اوڑھائی، اسی دم علوم شریعت کے بعض اسرار و رموز مجھ پر کھل
گئے اور پھر یہ سلسلہ ہمیشہ بڑھتا رہا۔

(۳) حسنین کریمین:

میں نے عالم خواب میں دیکھا کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما میرے
غریب خانے پر تشریف لائے ہیں، حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایسا قلم ہے

جس کی زبان (نوک) ٹوٹی ہوئی ہے۔ آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تا کہ قلم مجھے عطا فرمائیں اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا، یہ قلم میرے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ پھر اچانک قلم آپ نے ہاتھ ہی میں روک لیا اور فرمایا، حضرت حسین رضی اللہ عنہ اسے درست کر دیں۔ پھر جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے قلم ٹھیک کر دیا تو آپ نے مجھے دے دیا، اتنے میں ایک چادر لائی گئی، حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے چادر اٹھاتے ہوئے فرمایا یہ چادر میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ چنانچہ یہ چادر آپ نے مجھے اوڑھا دی، بس اسی دن سے دینی علوم کی تصنیف و تالیف کے سلسلے میں میرا سینہ کھل گیا اور اس پر اللہ کا شکر ہے۔

(۴) تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل:

میں نے روحانی طور پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کا مفہوم پوچھا "کنت نبیا و آدم منجدل بین الماء والطین" (میں تو اس وقت بھی نبی تھا جب کہ آدم ابھی گل گارے میں تھے) تو آپ کی روح مبارک میری روح پر جلوہ گر ہوئی اور مجھے آپ کی وہ مثالی صورت دکھائی گئی، جو عالمِ اجسام میں آنے سے پہلے تھی۔ اس صورت کا فیضان عالم مثال میں جلوہ ریزی کر رہا تھا۔ گویا جس وقت حضرت آدم کا گل گارے سے خمیر اٹھایا جا رہا تھا اس وقت آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم مثال میں مکمل ظہور موجود تھا اور اسی ظہور کو آپ نے اس حدیث میں "میں اس وقت بھی نبی تھا" کے الفاظ سے تعبیر فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ عالم جسمانی میں جلوہ فگن ہوئے تو آپ کے ساتھ تمام مثالی قوتیں بھی عالم جسمانی میں منتقل ہوئیں، چنانچہ بے حد وحساب علوم ظاہر ہوئے۔

(۵) ایک حدیث کی تشریح:

میں نے روحانی طور پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی تشریح کے لیے عرض کیا کہ جب کسی نے آپ سے پوچھا۔ این کان ربنا قبل ان یخلق خلقه (مخلوق کی تخلیق سے پہلے ہمارا رب کہاں تھا) تو جواباً آپ نے سائل سے فرمایا کان فی عماء ما فوقه هواء ما تحته هواء وہ ایسے نقابوں (پردوں) میں تھا کہ اس کے سوا کچھ نہ تھا چنانچہ روح مبارک میری روح پر جلوہ گر ہوئی۔ روح مبارک ایک عظیم نور کی صورت میں تھی اور

اس ہیولانی بعد کی عظمت سے بھی بلند تھی جو خطوط شعاعیہ کے ملنے کے تمام مقامات کو محیط ہے۔ پھر کہا گیا کہ یہ نور ہے یعنی یہ وہی تجلی ہے جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور بعد ہیولانی عماء ہے اور خطوط شعاعیہ کے احاطہ سے مراد وہ قہر ہے جس کا اشارہ اس ارشاد الٰہی میں کیا گیا ہے وھو القاھر فوق عبادہ۔

(۶) شاہ ولی اللہ کا مقام:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فقیر کو مخاطب کرتے ہوئے ایک روحانی اشارے میں فرمایا کہ منشاء الٰہی یہ ہے کہ امت مرحومہ کے تمام ایسے عمدہ خصائل جو ترک کردیئے گئے ہیں، تمہارے اندر جمع کردیئے جائیں۔

(۷) دست بہ کار دل بہ یار:

روحانی طور پر میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرے لیے دنیوی اسباب اختیار کرنا بہتر ہے یا ان سے کنارہ کشی کرنا، آپ کی روح مبارک سے میری روح پر ایسا فیضان ہوا کہ شروع میں میرا دل اسباب دنیا اور اولاد سے سرد ہوگیا، تھوڑی دیر بعد ایسی کیفیت کا ظہور ہوا کہ اب میری طبیعت اسباب دنیا کی طرف اور میرا دل فیض حقیقی کی طرف مائل ہے۔

(۸) شیخین کی فضیلت:

روحانی طور پر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر فضیلت کیوں حاصل ہے، جب کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نسب کے اعتبار سے افضل، علمی لحاظ سے برتر اور شجاعت کی حیثیت سے اپنا ثانی نہیں رکھتے اور پھر تمام صوفیائے کرام کو بھی آپ ہی سے نسبت ہے۔ اس کے جواب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے میرے دل پر فیضان ہوا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو حیثیتیں ہیں، ایک ظاہری اور دوسری باطنی، آپ کی ظاہری حیثیت کی نمائندگی حضرات شیخین نے اس طرح کی کہ لوگوں میں عدل وانصاف قائم کرنے اور شرعی امور واحکام کی تبلیغ وترویج میں مصروف رہے۔ گویا اس طرح یہ دونوں خلفاء آپ کے جسم مبارک کے جوارح قرار پائے، رہی آپ کی باطنی حیثیت، سو اس کا تعلق فنا وبقا کے مدارج اور آپ سے اخذ کردہ علوم سے متعلق ہے یہ بھی ایک اعتبار سے ظاہری حیثیت کے ضمن میں آجاتے ہیں۔

(۹) مسلک حقہ:

میں نے روحانی طریقہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شیعہ مسلک کے متعلق پوچھا مجھے اشارہ کیا گیا کہ یہ مسلک جھوٹا ہے اور اس کا غلط ہونا لفظ ''امام'' سے ظاہر ہے۔ اس کیفیت سے واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ واقعی ان کے ہاں ''امام'' ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو معصوم ہوتا ہے، اس کی تابعداری فرض ہے اور اس پر باطنی وحی ہوتی ہے، حالانکہ یہی نبی کی تعریف ہے، لہٰذا اس عقیدے سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔

(۱۰) مختلف مسالک اور طریقے:

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف مذاہب اور طریقوں کے بارے میں پوچھا کہ آپ کے نزدیک ان میں سے کون سا مسلک یا طریقہ زیادہ پسندیدہ ہے۔ آپ کی طرف سے میرے دل پر فیضان ہوا کہ یہ مسلک اور طریقے برابر ہیں، ان میں سے کسی کو دوسرے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے۔

(۱۱) ظاہر کی اہمیت اور فضیلت:

میں نے دیکھا ہے کہ جو علماء اور محدثین اپنے علم پر عمل کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اپنے ظاہری لطائف (ظاہری شریعت اور اخلاق واعمال) کو درست رکھتے ہیں، وہ ان صوفیاء کے مقابلے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند ہیں، جو اپنے باطنی لطائف کی درستی پر تو بہت زور دیتے ہیں، مگر ظاہری آداب اور لطائف کی زیادہ پرواہ نہیں کرتے۔

(۱۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم واسطہ ہیں:

ایک دفعہ مجھ پر بھوک کا غلبہ ہوا، میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اس کے لیے کوئی انتظام کردے۔ اس دوران میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو دیکھا کہ وہ کھانا ہمراہ لے کر آسمان سے اتر رہی ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے آپ سے ارشاد فرمایا تھا کہ آپ میرے لیے کھانے کا بندوبست کردیں، چنانچہ آپ نے کھانا مجھے عنایت فرمایا۔ اسی طرح اسی روز پچھلے پہر یا دوسرے روز علی الصبح میری یہ ضرورت پوری ہوگئی۔

(۱۳) وہ دیتے ہیں سب کچھ:

ایک رات مجھ پر پیاس کا غلبہ ہوا، ہمارے دوستوں میں سے ایک کو الہام ہوا کہ دودھ

بھرا پیالہ مجھے تحفہ بھجوائے۔ دودھ آیا تو میں پی کر سو گیا۔ اس وقت میں باوضو تھا، میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کی زیارت کی، آپ نے اشارتاً فرمایا کہ "یہ دودھ ہم ہی نے تمہیں بھجوایا تھا۔ تمہارے دوست کے دل میں ہماری طرف سے ہی یہ تقاضا ڈالا گیا تھا"۔

(۱۴) خواب میں بیعت:

میرے والد گرامی نے بتایا کہ مجھے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، میں نے آپ سے بیعت کی، اور آپ نے مجھے نفی واثبات کا طریقہ اسی طرح تلقین فرمایا جیسے صوفیائے کرام کا معمول ہے۔ چنانچہ والد گرامی نے مجھ سے اسی طرح بیعت لی اور نفی واثبات کے ذکر کی تلقین کی، جیسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بیعت لے چکے تھے اور انہیں تلقین کر چکے تھے۔

(۱۵) بال مبارک عطا کرنا:

میرے والد گرامی نے بتایا کہ ایک دفعہ میں بیماری کی حالت میں تھا۔ مجھے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے پوچھا۔ "بیٹے! تمہارا کیا حال ہے"؟ یہ کہہ کر آپ نے بیماری سے شفایابی کی خوش خبری دی اور داڑھی مبارک کے دو بال عنایت فرمائے میرے والد گرامی اس وقت تندرست ہو گئے اور نیند سے بیدار ہوئے تو موئے مبارک ان کے پاس موجود تھے، چنانچہ آپ نے ان میں سے ایک بال مبارک مجھے دیا، جواب تک میرے پاس موجود ہے۔

(۱۶) پسندیدہ درود:

میرے والد گرامی نے مجھے یہ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اور آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے خواب میں یہ درود پڑھا، تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پسند فرمایا۔

(۱۷) عالم بیداری میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری:

میرے والد گرامی نے بتایا کہ میرے شیخ عبداللہ قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے قرآن مجید ایک ایسے پرہیز گار قاری سے حفظ کیا، جو بیابان میں رہتے تھے۔ ایک دفعہ ہم قرآن مجید کا ورد کر رہے تھے کہ اچانک اہل عرب کی ایک جماعت آ گئی۔ آگے

آگے ان کا سردار تھا انہوں نے قاری (ہمارے استاذ) کی قرأت سنی تو سردار نے کہا بارک اللہ تم نے قرآن مجید کی قرأت کا حق ادا کیا ہے"۔ یہ کہہ کر وہ لوگ چل کھڑے ہوئے۔ اتنے میں اسی شکل وشباہت کا ایک اور شخص آ گیا، اس نے بتایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گزشتہ رات فرمایا تھا کہ ہم فلاں جنگل میں قاری سے قرآن مجید کی قرأت سننے جائیں گے، چنانچہ ہم نے سمجھ لیا کہ جو سب سے آگے آگے تھے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ وہ (استاذ) کہنے لگے بلاشبہ میں نے اپنی ان ظاہری آنکھوں سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔

(۱۸) ہدیے مشترک ہوتے ہیں:

میرے والد گرامی نے فرمایا کہ ابتدائے طلب میں میں نے مسلسل روزے رکھنے کا ارادہ کیا۔ پھر علماء کے اختلاف کی بنا پر کچھ تردد ہوا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توجہ کی، خواب میں آپ کی زیارت ہوئی آپ نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہدیہ میں سب شریک ہوتے ہیں آپ کی طرف بڑھا، تو آپ نے روٹی سے ایک ٹکڑا لے لیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہی بات دہرائی کہ ہدیہ مشترک ہوتا ہے چنانچہ میں آپ کے روبرو حاضر ہوا تو آپ نے بھی ایک ٹکڑا لے لیا۔ اتنے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہدیے سب کے لیے ہوتے ہیں، میں نے عرض کیا اگر ساری روٹی آپس میں بانٹ لی تو میرے پاس کیا بچے گا؟ یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رک گئے۔

(۱۹) مشکل میں دستگیری:

میرے والد گرامی نے بتایا کہ ایک دفعہ رمضان المبارک میں مجھے سفر کا اتفاق پڑ گیا۔ راستے کی تکلیف اور روزے نے بے حال کر دیا، اس دوران جونہی آنکھ لگی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جمال جہاں آرا سے مشرف فرمایا اور نہایت لذیذ کھانا مجھے عنایت فرمایا، جو چاول، حلوے، گھی اور خوشبودار چیزوں پر مشتمل تھا۔ میں نے پیٹ بھر کر کھایا، پھر آپ نے ٹھنڈا پانی عطا فرمایا، میں نے سیر ہو کر پیا، آنکھ کھلی تو بھوک تھی نہ پیاس، البتہ ہاتھ زعفران کی خوشبو سے معطر تھے۔

(۲۰) جمال محمدی:

میرے والد گرامی نے بتایا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی انا

املح واخی یوسف اصبح میں ملیح ہوں جب کہ میرے بھائی یوسف علیہ السلام صبیح تھے۔ مجھے اس کے معنی ومفہوم میں پریشانی ہوئی، اس لیے کہ صباحت کے مقابلے میں ملاحت عاشقوں کے لیے زیادہ بے قراری کا باعث بنتی ہے۔ جب کہ صورت یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے میں مصر کی عورتوں کا ہاتھ کاٹ لینا اور بعض لوگوں کا جمال یوسفی کی تاب نہ لاکر جاں بحق ہوجانا ایک امرواقعہ ہے، مگر ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسی کوئی روایت موجود نہیں ہے۔ تردد کے دوران مجھے خواب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، میں نے اس بارے میں پوچھا، تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے غیرت کی بنا پر میرا حقیقی جمال لوگوں سے مخفی رکھا ہے۔ اگر میرا اصلی حسن وجمال ظاہر ہوجائے تو لوگ اس سے کہیں زیادہ کر گزریں، جو انہوں نے حسن یوسفی کو دیکھ کر کیا تھا۔

(۲۱) حیراں ہوں آنکھیں بچھاؤں کہاں کہاں:

میرے والد گرامی نے بتایا کہ میں نے خواب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ اس دوران مجھ پر اللہ کی طرف سے عطا کردہ آپ کے بعض ایسے کمالات ظاہر ہوئے جنہیں دیکھ کر میں آپ کے سامنے سجدے میں گر گیا۔ آپ نے انگلی مبارک دانتوں میں دبائی اور مجھے سجدے سے منع فرمایا۔

(۲۲) میلاد کا اہتمام:

میرے والد گرامی فرماتے تھے کہ میں یوم میلاد کے موقعہ پر کھانا پکوایا کرتا تھا۔ اتفاق سے ایک سال کوئی چیز میسر نہ آسکی کہ کھانا پکواؤں، صرف بھنے ہوئے چنے موجود تھے، چنانچہ یہی چنے میں نے لوگوں میں تقسیم کیے۔ خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، یہی چنے آپ کے سامنے رکھے ہیں، اور آپ نہایت خوش اور مسرور دکھائی دے رہے ہیں۔

(۲۳) حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سوال:

میرے والد گرامی نے بتایا کہ ایک دفعہ میں نے خواب میں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی زیارت کی۔ میں نے آپ سے اپنی قلبی نسبت کے بارے میں پوچھا کہ کیا میری نسبت بھی اسی انداز کی ہے، جو آپ حضرت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت عالیہ میں حاصل فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اپنے دل کی طرف توجہ کرو اور اپنی نسبت کا استحضار کرو، جونہی

انہوں نے اپنی نسبت کو بیدار کیا عرض کیا ہاں ہاں، یہی ہے۔

(۲۴) مقام فنافی الرسول:

میرے والد گرامی نے بتایا کہ ایک دفعہ میں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ نے مجھ پر اپنا تصرف فرمایا تو میں تمام مقامات طے کر کے ایسے مقام پر پہنچ گیا، جس سے آگے سوائے نبی کے اور کسی کا گزر ممکن ہی نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری روح کو اپنی روح مبارک کے جلو میں لے لیا۔ اس پرواز میں میں نے آگ کا ایک دریا دیکھا۔ پھر مجھ پر صبر، توکل اور اس قسم کے دوسرے طے شدہ مقامات ظاہر ہونے لگے، گویا اصل مقامات یہی تھے اور جو کچھ پہلے گزرا وہ فروعی منزلیں تھیں۔

(۲۵) مسجد یاقوت:

میرے والد گرامی نے بتایا کہ ایک دفعہ میں نے خواب دیکھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی مسجد میں تشریف فرما ہیں جو یاقوت کی طرح شفاف ہے، اس کا اندرونی حصہ باہر سے صاف نظر آرہا ہے۔ صحابہ کرام اور اولیائے عظام حلقہ کیے آپ کے پاس بیٹھے ہیں۔ میں دروازہ پر پہنچا تو حضرت سید عبد القادر جیلانی اور شیخ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہما دونوں میری طرف بڑھے، حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ اس پر میرا حق زیادہ ہے، اس لیے کہ اس کے آباء و اجداد میرے ہی طریقے سے منسلک تھے۔ حضرت شیخ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ میرا حق اس پر زیادہ فائق ہے، اس لیے کہ اس کی تربیت اپنے نانا کے پاس ہوئی ہے اور ان کا تعلق میرے سلسلے سے تھا۔ پھر دونوں کا اس بات پر اتفاق ہوگیا کہ پہلے شیخ بہاء الدین میری تربیت کریں اس کے بعد حضرت سید عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ جو چاہیں فیض عطا فرمائیں۔ چنانچہ شیخ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ مجھے مسجد میں لے گئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بٹھا دیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (مراقبہ سے) جونہی چشم مبارک کھولی تو سب سے پہلے مجھ پر نظر ڈالی۔

(۲۶) کیا ہے جو ان پہ عیاں نہیں:

میرے والد گرامی نے بتایا کہ ایک شخص جو اپنے آپ کو سید بتلاتا تھا، مجھے اس کے نسب کے بارے میں شک تھا۔ میں نے دیکھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے

ہیں اور وہ شخص آپ کی چارپائی کے نیچے سو رہا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر یہ صحیح النسب نہ ہوتا تو اس مقام پر نہ ہوتا۔

(۲۷) تمباکو نوشی بارگاہ نبوت میں ناپسند ہے:

میرے والد گرامی نے فرمایا کہ ہمارے دوستوں میں سے ایک شخص خود تمباکو نوشی (حقہ وغیرہ) نہیں کرتا تھا مگر اس نے مہمانوں کے لیے یہ انتظام کر رکھا تھا، چنانچہ اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی (خواب میں یا بیداری میں اس کا صحیح علم نہیں ہے) دیکھا کہ آپ اس کی طرف تشریف لا رہے ہیں، پھر اچانک آپ نے رخ پھیرا اور واپس چل دیئے۔اس کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم مبارک تیز تیز اٹھانے شروع کئے تو میں پیچھے دوڑا اور عرض کیا حضور! میرا قصور کیا ہے؟ فرمایا تیرے گھر میں حقہ ہے اور یہ ہمیں ناپسند ہے۔

(۲۸) تمباکو نوش کو بارگاہ نبوت میں اجازت نہ ملی:

میرے والد گرامی نے بتایا کہ دو شخص صالحین میں سے تھے، ان میں سے ایک عابد بھی تھا اور عالم بھی، جب کہ دوسرا عالم نہ تھا مگر عابد تھا، دونوں نے ایک ہی رات ایک ہی وقت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔عابد کو تو مجلس مبارک میں باریابی کی اجازت ملی مگر (عالم وعابد) کو اذن نہ ملا، عابد نے وہاں پر موجود لوگوں سے عالم کو اجازت نہ ملنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ عالم تمباکو نوشی کرتا ہے اور تمباکو بارگاہ نبوت میں پسند نہیں ہے۔صبح ہوئی تو یہ عابد عالم کے پاس پہنچا، دیکھا کہ رات کے واقعے کی بنا پر رو رہا ہے۔ عابد نے اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اجازت نہ ملنے کا سبب بتایا، چنانچہ اس نے اسی وقت حقہ نوشی سے توبہ کی۔دوسری رات دونوں نے اسی صورت میں پھر زیارت کی، اس مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم کو بھی باریابی کی اجازت بخشی اور اپنے قرب سے نوازا۔

(۲۹) علی مرتضی اولیاء اللہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان واسطہ ہیں:

میرے عم محترم نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ایسے راستے پر چل رہا ہوں جہاں کوئی اور موجود نہیں ہے۔اچانک ایک شخص نے مجھے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا اور فرمایا اے سست رو! میں علی ہوں، مجھے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا

ہے کہ تمہیں ان کی خدمت میں لے چلوں، ہم دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ کے نیچے لیا اور پھر اپنا ہاتھ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پیش کرتے ہوئے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہاتھ ابو الرضا محمد کا ہے، چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی۔ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمانے لگے کہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ (یہ) لفظ بول کر آپ نے تیری طرف (شاہ ولی اللہ کی طرف اشارہ فرمایا) کے درمیان واسطہ ہوں۔ اس کے بعد آپ نے مجھے ذکر واذکار تلقین کیے۔

(۳۰) شیخ ابوالرضا کا مقام:

میرے عم محترم نے بیان فرمایا کہ میں نے خواب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ برابر مجھے اپنا قرب عطا فرماتے گئے، یہاں تک کہ میں آپ ہی کا وجود ہو گیا (یعنی میرا وجود مٹ گیا یہ فنافی الرسول کا مقام ہے)

(۳۱) بارگاہِ نبوت میں شیخ قشاشی کا استغاثہ:

مجھے شیخ ابو طاہر نے شیخ قشاشی کے حوالے سے بتایا کہ ایک دفعہ شیخ قشاشی نے اپنی کسی مشکل کے حل کی خاطر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں فریاد لکھی۔ اس استغاثے کا مضمون کچھ اس طرح تھا، یارسول اللہ! آپ مجھ سے زیادہ قریب ہیں یا یہ (استغاثہ)؟ آپ کے اس قرب کے صدقے جو مجھے حاصل ہے میرے دور ہونے سے پہلے آپ نے میری دستگیری کی اور اسی قرب کے طفیل میری تمام دینی دنیوی مشکلیں آسان ہوئیں۔ اور کون ہے جو مجھے آپ سے زیادہ محبوب ہے؟ چھ ماہ گزرے تو سید محمد بن علوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ نے فرمایا احمد قشاشی کو ہمارا سلام اور ہماری شفاعت کی خوشخبری پہنچا دو۔ دوسری رات انہیں پھر زیارت نصیب ہوئی تو آپ نے فرمایا احمد قشاشی کو ہمارا سلام پہنچا دو اور کہو کہ وہ بہشت میں ہمارے ساتھ رہے گا۔

(۳۲) اہل نسبت کے مقامات:

مجھے شیخ ابو طاہر نے شیخ احمد نخلی کے حوالے سے بتایا، شیخ احمد نخلی کا بیان ہے کہ شیخ عیسیٰ بن کنان خلوتی نے مجھے حکم دیا کہ میں مکہ مکرمہ میں ان کی جانشینی کے فرائض انجام دوں تا کہ طریقہ خلوتیہ کے بزرگ تہجد کی نماز کے بعد میرے پاس جمع ہو کر ان کے تلقین

ردو اور دو وظائف پڑھا کریں۔صورت یہ تھی کہ میرا دلی میلان سلسلۂ نقشبندیہ کی طرف
تھا،دوسری طرف شیخ عیسیٰ کی حکم عدولی بھی مجھ پر گراں تھی، میں بہت پریشان ہوا۔چنانچہ
میں نے استخارہ کیا اور استخارہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو وسیلہ بنایا،
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسی سال مجھے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف فرمایا۔
میں جونہی مدینہ منورہ پہنچا،جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ پر آپ کے سرہانے کی طرف سے اس
دروازے کے سامنے موجود ہوں، جو محراب اور قبر انور کے درمیان واقع ہے۔کیا دیکھتا
ہوں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور چاروں خلفاء کرام قبلہ کی طرف مسجد نبوی کے اس حصے
میں تشریف فرما ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بعد میں شامل کیا تھا۔میں تیزی سے
آنحضور صلی اللہ علیہ سلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے بڑھا، پہلے میں نے آپ کے
ہاتھ چومے پھر باری باری خلفاء اربعہ کی دست بوسی کی۔فارغ ہوا تو آنحضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے دائیں ہاتھ سے مجھے پکڑا اور روضہ مقدسہ کی طرف لے چلے۔خلفاء اربعہ بھی
ساتھ ساتھ تھے، میں نے دیکھا کہ قبر انور کے سرہانے، پہلی صف کے برابر ایک نیا
خوبصورت مصلیٰ بچھا ہوا ہے جیسا کہ عموماً محراب مساجد میں بچھایا جاتا ہے۔آنحضور صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیخ تاج کا مصلیٰ ہے اس پر بیٹھ جاؤ۔

حضرت شیخ تاج رحمۃ اللہ علیہ (اللہ ان کے ذریعے ہمیں دنیا وآخرت میں فائدہ مند
کرے ولی اللہ اور عارف باللہ تھے۔آپ ۱۰۴۰ھ تک مکہ مکرمہ میں اقامت پذیر رہے،آپ
نے خاصا طویل عرصہ وہاں گزارا اور بالآخر مکہ مکرمہ ہی میں واصل بحق ہوئے۔

شیخ احمد نخلی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ یوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام مسلمانوں
کے مرشد ہیں مگر یہ میرے لیے آپ کی طرف سے خصوصی مسند ہے۔شیخ احمد نخلی نے شیخ ابوطاہر
کو خرقہ پہنا کر اجازت عطا فرمائی اور شیخ ابوطاہر نے اس فقیر (شاہ ولی اللہ) کو خرقہ پہنا کر
اجازت بخشی۔

(۳۳) اہل نظر کے آداب:

مجھے شیخ ابوطاہر نے بتایا، انہوں نے کہا مجھے خبر دی شیخ احمد نخلی نے انہوں نے فرمایا
مجھے خبر دی ہمارے شیخ السید السند احمد بن عبد القادر نے انہیں بتایا شیخ جمال الدین

قیروانی نے، انہیں اطلاع دی ان کے مرشد یحییٰ خطاب مالکی نے، انہوں نے کہا، ہمیں
خبر دی ہمارے چچا شیخ برکات خطاب مالکی نے، انہیں خبر دی ان کے والد نے، انہیں
اطلاع دی ان کے والد شیخ محمد عبدالرحمٰن الخطاب نے، جو شارح ہیں ''مختصر الخلیل'' کے
ان کا بیان ہے کہ ہم اپنے شیخ عارف باللہ عبدالمعطی التونسی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے۔ جب ہم روضہ مقدسہ کے قریب پہنچے
تو پاپیادہ ہو گئے۔ ہمارے شیخ عبدالمعطی رحمۃ اللہ علیہ چند قدم اٹھاتے، پھر رک جاتے
الغرض وہ اسی کیفیت میں روضہ مقدسہ پر پہنچے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے کچھ ایسی باتیں
کہیں جو ہماری سمجھ سے بالا تھیں۔ واپس پلٹے تو ہم نے شیخ سے رک رک کر چلنے کی وجہ
پوچھی، انہوں نے فرمایا، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاضری کی اجازت طلب
کرتا تھا، اجازت ملتی تو قدم اٹھاتا، ورنہ رک جاتا، اسی طرح میں بارگاہ نبوی میں حاضر
ہوا۔ میں نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخاری نے آپ سے جو
حدیثیں روایت کی ہیں وہ صحیح ہیں، فرمایا صحیح ہیں، میں نے عرض کیا، میں آپ سے وہ
حدیثیں روایت کروں، فرمایا شوق سے۔ چنانچہ شیخ عبدالمعطی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ
خطاب کو یہ اجازت عطا فرمائی، پھر ان میں ہر ایک دوسرے کو اجازت دیتا رہا۔ چنانچہ
شیخ احمد بن عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ نخلی کو اس سند کے ساتھ روایت کرنے کی
اجازت دی۔ شیخ نخلی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو طاہر کو اجازت بخشی اور شیخ ابو طاہر نے مجھے
اجازت عطا فرمائی۔

میں نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے ہاتھ سے اسی سند کے ساتھ، انہی الفاظ میں
حدیث لکھی ہوئی دیکھی ہے۔ البتہ اس میں اتنا اضافہ ہے کہ شیخ عبدالمصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے
زیارت سے فارغ ہو کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بخاری اور مسلم دونوں کتابوں کی
احادیث کی صحت کے متعلق پوچھا، آپ نے دونوں کی تصدیق کی اور دونوں کی روایت
اجازت عطا فرمائی۔

(۳۴) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت:

مجھے شیخ ابو طاہر نے بتایا، انہیں شیخ احمد نخلی نے خبر دی، انہیں بابلی نے بتایا، انہیں سالم نے
بتایا، انہوں نے نجم غیطی سے روایت کی، انہوں نے شمس محمد بن محمد بن العثمانی کی زبانی بیان

...ں نے خواب میں مکہ مکرمہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ نے سورۃ ...
...بتدائی حصہ پڑھ کر سورۂ نحل اور تمام قرآن مجید کی اجازت عطا فرمائی۔ شیخ ابو طاہر نے مجھے
...جازت بخشی۔

(۳۵) مصافحہ مبارکہ کی شان:

مشابکہ[1] کیا مجھ سے سید عمر بن بنت شیخ عبداللہ بن سالم نے، انہوں نے کہا مشابکہ کیا
...سے میرے دادا نے، انہوں نے کہا مجھ سے مشابکہ کیا شیخ محمد بن سلیمان نے اور انہوں
...کہا بلاشبہ جس نے مجھ سے مشابکہ کیا وہ جنت میں داخل ہوا اس لیے کہ یہ بات (جس
...مجھ سے مشابکہ کیا) کہہ کر میرے ساتھ مشابکہ کیا میرے مرشد جزائری نے اور یہی
...ت کہہ کر مشابکہ کیا ان سے ابو عثمان مقری نے، اور اسی طرح مشابکہ کیا ان سے ابو سالم
...زی نے، انہوں نے سید صالح زومادی سے، انہوں نے عزالدین بن جماعت سے،
...ہوں نے شیخ محمد شیریں سے، انہوں نے شیخ سعدالدین زعفرانی سے، انہوں نے اپنے
...لد محمود زعفرانی سے، انہوں نے ابوبکر سواسی اور ناصرالدین علی بن ابوبکر ذوالنون ملیطی
...سے، ان دونوں نے محمد بن اسحاق القونوی سے، انہوں نے شیخ اکبر محی الدین ابن عربی
...سے، انہوں نے شیخ احمد بن مسعود شداد المقری موصلی سے، انہوں نے شیخ علی بن محمد الحاکمی
...باصری سے، انہوں نے شیخ ابوالحسن باغوزائی سے مشابکہ کیا، شیخ ابوالحسن کا بیان ہے کہ
...یں نے خواب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ نے اپنی انگلیاں میری
...نگلیوں میں ڈالتے ہوئے فرمایا اے علی! مجھ سے مشابکہ کر! جس نے مجھ سے مشابکہ کیا وہ
جنت میں داخل ہوا، جس نے مجھ سے مشابکہ کرنے والے سے مشابکہ کیا، وہ جنت میں
داخل ہوا اس طرح آپ نے سات تک گنا۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی، میں نے دیکھا
کہ میری انگلیاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں میں تھیں۔ شیخ تازی نے فرمایا کہ جو
کوئی کسی سے مشابکہ کرے، یہی کہے کہ مجھ سے مشابکہ کر جس نے مجھ سے مشابکہ کیا وہ
جنت میں داخل ہوا۔

---

[1] یہ مصافحہ کی ہی قسم ہے اس میں دونوں ملنے والے محبت کی بنا پر ایک دوسرے کی انگلیاں آپس میں پھنسا لیتے ہیں اور اس طرح باتیں کرتے رہتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے از راہ کرم کسی کو یہ شرف بخشتے ہوئے کچھ فرمایا تو یہ سنت آگے چلتی رہی اسے مشابکہ کہتے ہیں۔

(۳۶) اللہ کے قریب کون ہے:

مشافہہ[۱] کرایا مجھے شیخ ابو طاہر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے، انہوں نے شیخ احمد قشاشی سے اور انہوں نے اپنے مرشد بھائی شیخ احمد القلعشدی میقاتی سے، ان کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے شیخ احمد شناوی کے ہمراہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرۂ مبارکہ میں داخل ہوا، ہم نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ میرے شیخ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ سے قریب ترین کون شخص ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا جو اپنی ذات وصفات کو اس کی ذات وصفات میں فنا کردے۔ میں نے کہا بالکل یہی خلاصہ ہے اس حدیث قدسی کا جس میں فرمایا گیا فاذا احببته به كنت سمعه الذی یسمع به (الخ) اور جب میں اپنے بندے سے محبت کرنے لگتا ہوں، تو اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ (الحدیث)

(۳۷) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سورہ فاتحہ پڑھنا:

مشافہہ کرایا مجھے شیخ ابو طاہر نے اپنے والد سے، ان کا بیان ہے کہ میں نے قشاشی سے سورہ فاتحہ، اور سورہ بقرہ کا ابتدائی حصہ، اسی طرح پڑھا جس طرح انہوں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا تھا۔

(۳۸) سورۂ اذا زلزلت کی تعلیم بارگاہ نبوت سے:

مشافہہ کرایا مجھے شیخ ابو طاہر نے اپنے والد سے، ان کا بیان ہے کہ میں نے سورۂ اذا زلزلت فقیہ مصری شیخ تقی الدین عبد الباقی الحنبلی سے اسی طرح پڑھی، جس طرح انہوں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھی اور سنی۔

(۳۹) سورۂ کوثر سماعاً وقرأۃً:

مشافہہ کرایا مجھے شیخ ابو طاہر نے اپنے والد سے، ان کا بیان ہے کہ میں سورہ کوثر کو سماعاً اور قرأۃ (پڑھنا اور سننا) عارف باللہ شیخ محمد بن محمد الدمشقی سے اس طرح روایت کرتا ہوں، جس طرح خواب میں انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھی سنی۔

---

[۱] مشافہہ بھی مشابکہ کی طرح روایت حدیث کی ایک قسم ہے اس کا مطلب ہے کہ بیان کرنے والا سننے والے کے سامنے بعینہٖ وہ ہیئت اور کیفیت اختیار کرے جو اس نے روایت کے وقت اپنے شیخ کی حالت دیکھی ہے۔

(۴۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بخاری پڑھانا:

مجھے شیخ ابو طاہر نے بتایا، انہیں ان کے والد نے خبر دی، انہیں قشاشی نے بتایا، انہیں شناوی نے اطلاع دی، انہیں ان کے والد نے خبر دی، انہیں شعراوی نے خبر دی، انہیں شیخ الاسلام زکریا نے بتایا، انہیں شرف الدین ابوالفتح المراغی نے خبر دی، انہیں شرف الدین اسماعیل الجبرتی الزبیدی العقیلی نے بتایا، انہیں علی بن عمر الوانی نے بتایا، انہیں شیخ محقق محمد بن علی بن عربی نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ مکرمہ میں ہوں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم باب الجہاد اور باب الحرورہ کے درمیان محمد بن خالد الصلانی الصدفی التلستانی کو بخاری پڑھا رہے ہیں، مجلس برخاست ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن یمانی کی طرف منہ کرتے ہوئے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا کر فرمایا اے اللہ! ہم نے اچھی باتیں سنیں اور ہمیں آگاہی ہوئی۔ ہمیشہ ہمیں سکون و عافیت عطا کر، ہمارے دلوں کو پرہیزگاری کی دولت عطا فرما اور ہمیں ان باتوں کی توفیق دے جن پر تو راضی ہے۔

یہ مبشرات میں سے چالیس حدیثیں ہیں جنہیں ہم نے اس مختصر سے رسالے میں جمع کر دیا ہے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ہوا ہے۔

حرفِ آخر:

میرے والد گرامی نے بیان فرمایا کہ میں نے خواب میں حضرت زکریا علیہ السلام کی زیارت کی۔ آپ نے طریقہ نقشبندیہ کے مطابق مجھے اسم ذات کے ذکر کی تلقین کی، چنانچہ جس طرح حضرت زکریا علیہ السلام نے انہیں تلقین کی تھی میرے والد گرامی نے مجھے تلقین کی۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ آپس میں جھگڑ رہے ہیں، نوبت گالی گلوچ تک پہنچی۔ ان کی صورت خنزیر کی شکل کے ایک جانور کی مثال میں نمودار ہوگئی، میں لاٹھی اٹھا کر اس کے پیچھے دوڑا تاکہ اسے مار ڈالوں اس نے مجھے دیکھ کر کہا اگر تم مجھے مارو گے تو میری برائی اور شر کی قوت مجھ سے بدرجہا بدتر جانور کی شکل میں ظاہر ہوگی۔ میں مرعوب ہوگیا اور میں نے حضرت لوط علیہ السلام سے فریاد کی۔ آپ نے کرم فرمایا مجھ سے گفتگو کی تو میرا خوف جاتا رہا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ہم لوگ (انبیاء ورسل) مخلوق کو ہمیشہ فتنہ انگیزی اور شر وفساد سے روکتے آئے ہیں۔ یہ وہ چیز ہے کہ جب ایک دفعہ شروع ہو جاتی ہے تو پھر ہمیشہ کسی نہ کسی شکل وصورت میں چلتی رہتی ہے، اس پر یہ رسالہ مکمل ہوا، اول وآخر ظاہر وباطن ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور شکر ہے۔

یہ رسالہ اللہ تعالیٰ کی امداد سے تکمیل کو پہنچا۔ درود وسلام ہو اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ثواب کی خوشخبری اور عذاب کی وعید لے کر آئے ہیں اور ان کے صدقے ان کی آل اور اصحاب پر جن کے ساتھ نرمی اور سہولت کا وعدہ کیا گیا ہے اور جو ارباب دانش وبینش ہیں۔

خاک راہ دردمندان طریق

فقیر سید محمد فاروق القادری

خانقاہ عالیہ قادریہ شاہ آباد شریف

گڑھی اختیار خاں، ضلع رحیم یار خاں

☆☆☆